خطبہ جمعہ

وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے

پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف ادعیہ مبارکہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۱۸/اگست ۲۰۰۰ء ۱۸/ظہور ۱۳۷۹ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ .قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾-(النمل:٦٣)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے اور کچھ عربی منظوم کلام کے ترجمے کے طور پر آپؑ کی دعائیں پیش کی جا رہی ہیں اور بہت سی ایسی ہیں جو اُردو منظوم کلام سے لی گئی ہیں۔

ایک دعائیہ عربی عبارت کا ترجمہ ہے:

"اے میرے ربّ! (میرا) کوئی توکل نہیں مگر تجھ پر اور ہم کوئی شکوہ نہیں کرتے مگر تیرے حضور۔ اور کوئی پناہ گاہ نہیں مگر تیری ذات۔ اور کوئی پونجی نہیں مگر تیری آیات۔ پس اگر تُو نے مجھے اپنے گروہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو اپنی نصرت کے ذریعہ مجھے بچا لے اور میری ایسے تائید فرما جیسے تُو سچوں کی تائید فرمایا کرتا ہے۔ اور اگر تُو مجھ سے محبت کرتا اور مجھے پسند کرتا ہے تو پھر ملعونوں اور مخذولوں کی طرح مجھے رسوا نہ کرنا۔ اگر تُو نے مجھے چھوڑ دیا تو پھر تیرے سوا کون حفاظت کرنے والا ہے جبکہ تُو ہی سب حفاظت کرنے والوں سے بڑھ کر حفاظت کرنے والا ہے۔ پس مجھ سے تکلیف کو دُور فرما دے اور دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقعہ نہ دے اور کافر قوم کے خلاف میری مدد فرما۔"

(سرّالخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸۔ صفحہ ۳۱۹،۳۲۰)

ایک اور عربی دعا کا اردو ترجمہ یہ ہے:

"اے خدا! ہم تیرے احسانوں کا کیونکر شکر کریں کہ تُو نے ایک تنگ و تاریک قبر سے اسلام اور مسلمانوں کو باہر نکالا اور عیسائیوں کے تمام فخر خاک میں ملا دیئے اور ہمارا قدم جو ہم محمدی گروہ ہیں ایک بلند اور نہایت اونچے مینار پر رکھ دیا۔ ہم نے تیرے نشان جو محمدی رسالت پر روشن دلائل ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ہم نے آسمان پر رمضان میں اُس خسوف کسوف کا مشاہدہ کیا جس کی نسبت تیری کتاب قرآن اور تیرے نبی کی طرف سے تیرہ سو برس سے پیشگوئی تھی۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا کہ تیری کتاب اور تیرے نبی کی پیشگوئی کے مطابق اونٹوں کی سواری ریل کے جاری ہونے سے موقوف ہو گئی اور عنقریب مکہ اور مدینہ کی راہ سے بھی یہ سواریاں موقوف ہونے والی ہیں۔ ہم نے تیری کتاب قرآن کی پیشگوئی "لا الضالين" کو بھی بڑے زور شور سے پورے ہوتے دیکھ لیا اور ہم نے یقین کر لیا کہ درحقیقت یہی وہ فتنہ ہے جس کی آدم سے لے کر قیامت تک اسلام کی ضرر رسانی میں کوئی نظیر نہیں۔ اسلام کی مزاحمت کے لئے یہی ایک بھاری فتنہ تھا جو ظہور میں آگیا۔ اب اس کے بعد قیامت تک کوئی ایسا بڑا فتنہ نہیں۔ اے کریم! تُو ایسا نہیں ہے کہ اپنے مذہب اسلام پر دو موتیں جمع کرے۔ ایک موت جو عظیم ابتلا تھا اور جو مسلمانوں اور اسلام کے لئے مقدر تھا، وہ ظہور میں آگیا۔ اب اے ہمارے رحیم خدا! ہماری روح گواہی دیتی ہے کہ جیسا کہ تُو نے نوح کے دنوں میں کیا کہ بہت سے آدمیوں کو ہلاک کر کے پھر تجھے رحم آیا اور تُو نے توریت میں وعدہ کیا کہ مَیں پھر اس طرح انسانوں کو طوفان سے ہلاک نہیں کروں گا۔ پس دیکھ اے ہمارے خدا! اس امت پر یہ طوفان نوح کے دنوں سے کچھ کم نہیں آیا۔ لاکھوں جانیں ہلاک ہو گئیں اور تیرے نبی کریم کی عزت ایک ناپاک کیچڑ میں پھینک دی گئی۔ پس کیا اس طوفان کے بعد اس امت پر کوئی اَور بھی طوفان ہے یا کوئی اَور بھی دجال ہے جس کے خوف سے ہماری جانیں گداز ہوتی رہیں۔ تیری رحمت بشارت دیتی ہے کہ "کوئی نہیں" کیونکہ تُو وہ نہیں کہ اسلام اور مسلمانوں پر دو موتیں جمع کرے مگر ایک موت جو واقع ہو چکی۔ اب اس ایک دفعہ کے قتل کے بعد اس خوبصورت جوان کے قتل پر کوئی دجال قیامت تک قادر نہیں ہوگا۔ یاد رکھو اس پیشگوئی کو۔ اے لوگو! خوب یاد رکھو کہ یہ خوبصورت پہلوان کہ جو جوانی کی تمام قوتوں سے بھرا ہوا ہے یعنی اسلام۔ یہ صرف ایک ہی دفعہ دجال کے ہاتھ سے قتل ہونا تھا۔ سو جیسا کہ مقدر تھا یہ مشرقی زمین میں قتل ہو گیا اور نہایت بے دردی سے اُس کے جسم کو چاک کیا گیا اور پھر دجال نے یعنی اس کی عمر کے خاتمہ نے چاہا کہ یہ جوان زندہ ہو چنانچہ اب وہ خدا کے مسیح کے ذریعہ سے زندہ ہو گیا اور اب سے اپنی تمام طاقتوں میں دوبارہ بھرتا جائے گا اور پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گا ...... اے قادر خدا! تیری شان کیا ہی بلند ہے۔ تُو نے اپنے بندہ کے ہاتھ پر کیسے کیسے بزرگ نشان دکھلائے۔ جو کچھ تیرے ہاتھ نے جمالی رنگ میں آتھم کے ساتھ کیا اور پھر جلالی رنگ میں لیکھرام کے ساتھ کیا۔ یہ چمکتے ہوئے نشان عیسائیوں میں کہاں ہیں اور کس ملک میں ہیں، کوئی دکھلا دے۔ اے قادر خدا! جیسا تُو نے اپنے اس بندہ کو کہا کہ مَیں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں گا اور ہر ایک مقابلہ میں روح القدس سے مَیں تیری مدد کروں گا۔ آج عیسائیوں میں ایسا شخص کون ہے جس پر اس طور سے غیب اور اعجاز کے دروازے کھولے گئے ہوں۔ اس لئے ہم جانتے ہیں اور بچشم خود دیکھتے ہیں کہ تیرا وہی رسول فضل اور سچائی لے کر آیا ہے جس کا نام محمد مصطفیٰ ﷺ ہے"۔

(تحفۂ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۲۳۹ تا ۲۴۱)

عربی میں ایک دعا کا اردو ترجمہ:-

"اے میرے ربّ! اے میرے ربّ!! میری قوم کے بارہ میں میری دعاؤں اور اپنے بھائیوں کے بارہ میں میری تضرعات کو سُن۔ مَیں تجھے تیرے نبی خاتم النبیین اور گنہگاروں کے شفیع و مشفع کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔ اے میرے ربّ! تُو انہیں اندھیروں سے نکال کر اپنے نور کی طرف لے آ اور دُوری کے صحرا سے نکال کر اپنے حضور لے آ۔ یا ربّ جو لوگ مجھ پر لعنت ڈالتے ہیں اُن پر رحم فرما اور جو لوگ میرے ہاتھ کاٹتے ہیں تُو اپنی (طرف سے آنے والی) تباہی سے اُن کو بچا۔ اپنی ہدایت کو اُن کے دل کی گہرائیوں میں داخل فرما دے۔ اور اُن کی خطاؤں اور گناہوں سے درگزر فرما۔ اور انہیں بخش دے اور انہیں عافیت عطا فرما۔ اور ان کو صحیح سلامت رکھ۔ اور ان کو ایسی آنکھیں عطا فرما جن سے وہ دیکھ سکیں اور ایسے کان عطا فرما جن سے وہ سن سکیں اور ایسے دل عطا فرما

جن سے وہ سمجھ سکیں۔ اور ایسے انوار عطا فرما جن کے ذریعہ وہ پہچان سکیں۔ ان پر رحم فرما اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے درگزر فرما کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو جانتے نہیں"۔

یہ وہی حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ والی دعا کی تفسیر ہے جو حضور نے فرمایا کہ رَبِّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُوْن ۔ تو یہ سب ان کے حق میں دعائیں ہیں جو نہیں جانتے۔ جو جان بوجھ کر شر کرتے ہیں ان کے لئے یہ دعا نہیں ہے۔ اور جو شر کرنے والوں کے سربراہ ہیں ان کے حق میں یہ دعا نہیں۔ ان کے حق میں تو یہی ہے کہ اَللّٰهُمَّ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ پس لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔ تو جو شریر ہیں ان میں سے جان بوجھ کر شر کرنے والے ان کے حق میں تو سَحِّقْا کی دعا ہی ہے۔

"اے میرے ربّ! مصطفیٰؐ کے منہ اور آپ کے بلند مقام کے صدقے، نیز راتوں کے قیام کرنے والوں اور دن کی روشنی میں جہاد کرنے والوں اور اُن سواریوں کے صدقے جو رات کو امّ القریٰ کی طرف سفر کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہیں ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان اصلاح احوال فرما اور ان کی آنکھیں کھول اور ان کے دلوں کو منور کردے اور ان کو وہ کچھ سمجھادے جو مجھے تُو نے سمجھایا ہے۔ انہیں تقویٰ کے طریق سکھا اور جو کچھ پہلے گزر چکا ہے اس بارہ میں درگزر فرما۔ اور بالآخر ہماری پکار یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو بلند آسمانوں کا ربّ ہے۔

(دافع الوساوس۔ روحانی خزائن۔ جلد۵۔ صفحہ ۲۲،۲۳)۔

عربی کے ترجمہ کے بعد اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو منظوم کلام کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ بعض دفعہ لوگوں کو یہ سمجھ نہیں آتا اس لئے کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ ہو اور آسان فہم ہو۔ بعض والدین کی طرف سے یہ شکایت آئی ہے کہ ان خطبات کو جو دعائیہ خطبات ہیں بچے پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ تو اب میں وہ زبان کہاں سے لاؤں جو ان کو سمجھا سکوں۔ اپنی طرف سے تو پوری کوشش کرتا ہوں کہ سمجھ جائیں۔ آپ ان کو خود ہی سمجھا دیا کریں۔ وہ شعر ہیں:

اپنی قدرت کا ایک کرشمہ دکھادے۔ اے مخلوقات کے رب تجھے سب قدرت حاصل ہے۔ حق و صداقت کی پرستش ختم ہوتی جارہی ہے۔ ایک ایسا نشان دکھلا جس سے حجت تمام ہو جائے۔

(آسمانی فیصلہ۔ صفحہ۸ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

پھر یہ ہے:

اے دلبر! تیری پیاری نگاہیں ایک تیز تلوار کی طرح ہیں جن سے غیروں کے غم کا ہر جھگڑا کٹ جاتا ہے۔

تیرے ملنے کے لئے ہم خاک میں مل گئے ہیں تاکہ اس جدائی کے دکھ کا کچھ علاج میسر آجائے۔ مجھے تیرے سوا ایک لمحے کے لئے بھی چین نہیں آتا۔ جیسے بیمار کا دل گھٹتا ہے میری جان گھٹی جاتی ہے۔

جلد معلوم کر کہ تیرے کوچہ میں یہ شور کس کا ہے؟۔ ایسا نہ ہو کہ کسی مجنوں جیسے دیوانے کا خون ہو جائے۔ (سرمہ چشم آریہ۔ صفحہ ۴۔ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

پھر دیدارِ الٰہی کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا ہے:

جو خاک میں ملے وہ اُسی کو ملتا ہے۔ ورنہ ظاہری باتیں تو کسی حساب کتاب میں نہیں آتیں۔ وہ اُسی کا ہوتا ہے جو اُس کا ہو جائے۔ جو اُس کے حضور جھک جائے، وہی اُس کی پناہ میں ہوتا ہے۔

پھولوں کو دیکھو کہ اُسی کی وجہ سے اُن میں چمک ہے۔ اور اُسی کے نور سے چاند اور سورج روشن ہیں۔ اے عزیز! ہمیں تُو اپنا حسن دکھا۔ کب تک تیرا چہرہ پردے اور نقاب میں رہے گا؟

(سناتن دھرم ٹائٹل صفحہ ۲۔ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

"یہ چہرہ پردے اور نقاب میں رہے گا"۔ اس کو سمجھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہ چہرہ پردے اور نقاب میں نہیں تھا۔ آپ دوسروں کے لئے دعا کر رہے ہیں کہ ان کو بھی تو وہ چہرہ دکھا جس چہرے نے مجھے اپنا شیفتہ بنالیا ہے۔

پھر یہ دعا ہے:

مَیں وحشیوں کے ظلم کا شکار ہوں اور میری آنکھ کا پانی اس پر گواہ ہے جو سب سے زیادہ اس ظلم کا علم رکھتا ہے۔ یعنی میرے آنسو اس ظلم کا علم رکھتے ہیں۔

مَیں دل کی کیا سناؤں، کس کو یہ غم بتاؤں کہ دکھ درد کے یہ جھگڑے ہیں اور یہی میری آزمائش ہیں۔ مجھ کو دین کے غموں نے مارا ہے اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے۔ مجھے اگر دلبر کا سہارا نہ ہوتا تو یہی موت ہوتی۔ اگر ہم نے اُسے نہ پایا تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ (تاہم) دل میں امید ہے کہ رونے سے ہم اُسے پالیں گے۔

وہ دن گزر گئے جب باتیں کر کے راتیں کٹا کرتی تھیں۔ اب تو موت پیچھے لگی ہوئی ہے اور یہی غم کی داستان ہے۔ جلد آ، پیارے ساقی کہ اب کچھ باقی نہیں رہا۔ باہم ملاقات کا شربت پلا کیونکہ یہی ایک دل کی لگن اور تمنا ہے۔ اے میرے ربّ رحمٰن! یہ تیرے ہی احسان ہیں اور ہر وقت یہی امید ہے کہ تجھی سے مشکلیں آسان ہوں گی۔ اے میرے سہارے! جلد آ کہ غم کے بوجھ بہت بھاری ہیں۔ اے میرے پیارے! تُو اپنا منہ مت چھپا کہ یہی تو میری دوا ہے۔

اے میرے یار جانی! خود مہربانی کا سلوک فرما۔ تجھ سے یہی امید ہے کہ "لن ترانی" نہیں کہے گا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کے سوال کے جواب میں ان کو کہا گیا تھا 'لَنْ تَرَانِي'، تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ مراد یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے جو دیدار مقدر تھا وہ تجھے حاصل نہیں ہوگا۔ اسی طرح اشارہ ہے کہ اب مجھے 'لَنْ تَرَانِي' نہیں کہے گا۔

جدائی میں یہ حالت ہے کہ ہر وقت جاں کنی کا عالم ہے۔ یہ وہی کربلا ہے جہاں عاشق زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ تیری وفا تو پوری ہے، دوری کا عیب ہم میں ہی ہے۔ ہماری تو اطاعت بھی ادھوری ہے اور یہی ہم پر آزمائش ہے۔

اے میرے پیارے! تجھ میں وفا ہے اور تیرے سارے ہی وعدے سچے ہیں۔ ہم خطرات کے کنارے جا پڑے ہیں اور یہی فریاد کی جگہ ہے۔ ہم نے اپنے عہد کا لحاظ نہیں کیا اور دوستی میں رخنہ ڈالا ہے۔ لیکن ہم پر یہ روشن ہو گیا ہے کہ تُو بہت ہی فضل کرنے والا ہے۔ اے میرے دل کے علاج! تیری دُوری میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ جس کو دوزخ کہتے ہیں وہ دل کا ہی دکھ ہے۔ یا ربّ! اس دین کی شان و شوکت مجھے دکھادے۔ سب جھوٹے دین مٹادے میری یہی دعا ہے۔ شعر و شاعری سے اپنا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ میرا مدعا تو صرف یہ ہے کہ کسی بھی طریق سے کوئی بات سمجھ جائے۔

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ صفحہ ۴۸۔ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور غلبہ کے لئے ایک دعا:

اے میرے پیارے! دن رات میری یہی دعا ہے کہ خون دل کھانے کے ان دنوں میں ہم تیری پناہ میں ہوں۔ اے میرے پیارے! مَیں آدم زاد نہیں بلکہ مٹی کا ایک کیڑا ہوں۔ آگ برسائی جانے کے دن تُو اپنے فضل کا پانی پلا۔ اے میرے پیارے قدیر! پھر دین کی بہار دکھلادے کہ کب تک ہم لوگوں کے بہکانے کے دن دیکھیں گے۔ اس وقت دین کے دشمنوں کا دن تو خوب روشن ہے جبکہ ہم پر رات کا سماں طاری ہے۔ اے میرے سورج! تُو اِس دین کو منور کر دینے والے دن دکھا۔

دل گھٹا جارہا ہے اور جاں کی حالت بھی ہر لحظہ دِگرگوں ہے۔ اپنی ایک نظر ڈال تاکہ تیری آمد کے دن جلد آئیں۔ اپنا چہرہ دکھلا کر مجھے غم سے نجات دے۔ کب تک یہ ترسانے والے دن چلتے چلے جائیں گے؟ خبر لے کہ تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے؟ اے میرے دلدار! کیا تُو میرے مر جانے کے دن آئے گا؟

اے میرے ملاح! آجا کہ یہ کشتی ڈوبنے والی ہے۔ اور اے یار! اس باغ پر مُرجھانے کے دن آگئے ہیں۔ اے میرے پیارے! اگر کچھ ہوا تو تیری مدد سے ہی ہوگا ورنہ (اس وقت) دین تو ایک مُردہ کی طرح ہے اور یہ زمانہ اُسے دفنانے کا زمانہ ہے۔ اپنا ایک نشان دکھلا کیونکہ اب دین بے نشاں ہو گیا ہے۔ دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہے، تُو اس کی مضبوطی اور ثبات کے دن جلدی لے آ۔

(انذار تبشیر۔ تتمہ حقیقت الوحی۔ صفحہ آخر مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

پھر نشان نمائی اور دینِ اسلام کے غلبہ کے لئے ایک اور دعا ہے:

"مَیں نے روتے روتے اپنی سجدہ گاہ کو تر کر دیا ہے لیکن اِن خشک دِل لوگوں کو خدا تعالیٰ کا کوئی خوف نہیں۔ یاالٰہی! اپنے کرم سے ایک نشان پھر دکھا جس سے اِن کی گردنیں جھک جائیں اور جھٹلانے والے ذلیل ہوں۔ اے قدیر! ایک معجزہ کے ساتھ تُو اپنی وہ عظمت دکھا کہ جس سے ہر غافل تیرے چہرے کو دیکھ لے۔

جو لوگ تیری طاقت کو نہیں مانتے تُو انہیں اب کوئی نشان دکھا اور اِس کانٹوں بھرے جنگل کو پھولوں والے باغ میں بدل دے۔ اگر زمین زوردار جھٹکے بھی کھائے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ اب قوم کسی بھی طریق سے لغزشوں سے نجات پائے۔

اب زمین کا زوردار جھٹکے کھانا اور لغزشوں سے بنی نوع انسان کا نجات پانا یہ بھی فصاحت و بلاغت کا آپ کا کمال ہے۔ زمین زلزلے میں آئے، جنبش کھائے، لغزشیں کرے تو کوئی پروا نہیں مگر قوم کو بچالے لغزشوں سے۔

اے ربّ! رحم فرما کہ دین اور تقویٰ مفقود ہوتے جاتے ہیں۔ ہم بے بس اور مجبور ہیں اور کچھ کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ میرے آنسو اس درد انگیز غم سے نہیں تھمتے کہ دین کا گھر ویران ہے اور دنیا کے مینار بلند ہیں۔ دین کی حیثیت اُن کے لئے (اس وقت) ایک ناچیز کی سی ہو گئی ہے۔ اور جو لوگ مال و دولت، عزت اور وقار رکھتے ہیں، اُن کی نظر میں جو کچھ بھی ہے، دنیا ہی ہے۔ جس طرف بھی دیکھیں، اُس طرف دہریت کا ایک جوش نظر آتا ہے۔ (حال یہ ہو گیا ہے) دین سے لوگ تمسخر کرتے ہیں اور نماز و روزہ کو ایک عار سمجھ رہے ہیں۔

یہ زہریلی ہوا شان و شوکت اور دولت سے پیدا ہوئی ہے اور بلندی جو زہر مار سمجھی جاتی تھی وہ تکبر کی ایک شکل اختیار کر گئی ہے۔ سر بلندی تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اگر انسان بھی اپنے آپ کو بلند سمجھنے لگے تو یہ کوئی فخر کا مقام نہیں بلکہ اس کی بلندی تو ایک مستعار لی ہوئی متاع ہے۔ اے میرے پیارے! مجھے اس غم کی طغیانی سے رِہائی عطا فرما ورنہ اس درد سے میری جاں تجھ پر نثار ہو جائے گی۔

(پیشگوئی جنگ عظیم از نوٹ بُک حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی سر بلندی کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں سے ایک اور:

اے خدا! اے کام بنانے والے، عیوب کی پردہ پوشی کرنے والے اور پیدا کرنے والے۔ اے میرے پیارے۔ میرے محسن۔ میرے پروردگار! اے احسان کرنے والے! مَیں کس طرح تیرا شکر ادا کروں اور کس طرح تیری ثناء کروں؟۔ وہ زباں کہاں سے لاؤں جس سے یہ کاروبار ہو سکے۔

جو لوگ تیری راہ میں کام کرتے ہیں وہ جزا پاتے ہیں۔ تُو نے مجھ میں ایسی کونسی بات دیکھی ہے جو بار بار یہ لطف و کرم ہو رہا ہے۔ یہ محض تیرا فضل اور احساں ہے کہ مَیں تجھے پسند آیا ہوں ورنہ تیرے دربار میں تو خدمت بجالانے والوں کی کوئی کمی نہیں۔ اے میرے بے مثل دوست! اے میری جان کی پناہ! میرے لئے صرف تُو ہی ہے اور تیرے بغیر میرا کوئی راہبر نہیں۔ اگر تیرا لطف نہ ہوتا تو مَیں مر کر خاک ہو چکا ہوتا۔ پھر خدا ہی جانتا ہے کہ یہ غبار کہاں پھینک دی جاتی۔ میرا جسم و جان اور دل تیری راہ میں فدا ہو کہ تجھ سا کوئی اَور پیار کرنے والا میرے علم میں نہیں۔ دشمنانِ دین کا اِس وقت دن چڑھا ہوا ہے اور ہم پر رات کا عالم ہے۔ اے میرے سورج! تُو باہر نکل آ کہ مَیں بہت بے قرار ہوں۔

اے میرے پیارے! میرا ہر ذرّہ تجھ پر فدا ہو۔ اے ساربان! تُو میری طرف زمانہ کی مہار پھیر دے۔ کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے۔ اگر تُو میرا دوست بن کر نہ آیا تو یہ سر خاک میں ہوگا۔ اپنے فضل کے ہاتھوں سے اب میری مدد فرما تا کہ اسلام کی کشتی اس طوفاں سے پار ہو جائے۔

میری خامیوں اور عیوب سے اب درگزر فرما تا کہ دین کا دشمن، جس پر لعنت کی پھٹکار پڑ رہی ہے، وہ خوش نہ ہو۔ میرے زخموں پر مرہم لگا کہ مَیں غمزدہ ہوں۔ اور میری فریادوں کو سُن لے کہ مَیں کمزور اور لاغر ہو گیا ہوں۔ مَیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کی کمزوری دیکھ نہیں سکتا۔ اے میرے بادشاہ! تُو مجھے کامیاب و کامران کر دے۔ کیا تو مجھے میرے مقصد کے حصول سے پہلے خاک میں سلا دے گا۔ اے میرے حصار! مجھے تو تجھ سے یہ امید نہیں۔ یاالٰہی! اسلام پر فضل فرما اور اس شکستہ کشتی پر سوار بندوں کی اب پکار سُن لے۔ قوم میں اس وقت فسق و فجور اور معصیت کا زور ہے اور ہر طرف مایوسی کا بادل چھا رہا ہے اور شدید اندھیری رات ہے۔ تیرے پانی کے بغیر ایک عالم مر گیا ہے۔ اے میرے مولیٰ! اب دریا کی دھار اِس طرف پھیر دے۔ ان مصائب کی وجہ سے اپنے تو اب ہوش قائم نہیں رہے۔ تُو اپنے بندوں پر رحم کر تا کہ وہ نجات پا جائیں۔ ان حالات سے نپٹنے کی کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔ ہر طرف یہ آفات بُری طرح پھیلی ہوئی ہیں۔

اے میرے ملاح! آ جا کہ یہ کشتی ڈوبنے ہی والی ہے۔ اس قوم پر تو بہار کے دنوں میں خزاں کا وقت آ گیا ہے۔ اے خدا! تیرے بغیر سیرابی کس طرح ممکن ہے کیونکہ تقویٰ کا باغ جل چکا ہے اور دین کا ایک مزار بن گیا ہے۔ میرے پیارے! اگر کچھ ہوگا تو تیرے ہی ہاتھوں سے ہوگا ورنہ فتنوں کا قدم ہر لحظہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اپنا ایک نشان دکھلا کیونکہ دین اب بے نشاں ہو گیا ہے۔ اس طرف اِک نظر فرما تا کہ کوئی تو بہار کا سماں دکھائی دے۔

اے مرے قادر خدا! ان دلوں کو خود بدل دے۔ تُو تو ربّ العالمین ہے اور سب کا بادشاہ ہے۔ تیرے آگے کسی کو مٹا دینا یا اُسے قائم رکھنا، ناممکن نہیں ہے۔ جوڑنا اور توڑنا تیرے ہی اختیار میں ہے۔ جب تیری فضل کی نگاہ ہو تو ٹوٹے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ یا پھر بنانے کے بعد ایک دم توڑ دے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دے (تو تُو اس پر بھی قادر ہے)۔ تیرے منہ کی بھوک نے میرے دل کو زیروزبر کیا ہے۔ اے میری اعلیٰ جنت! اب مجھ پر پھل گرا۔ اے خدا! اے درد کو دور کرنے والے! ہم کو خود بچا۔ اے میرے زخموں کے مرہم! میرے غمگین دل پر نظر کر۔

اے میری جان! تیرے بغیر یہ زندگی کیا خاک ہے۔ ایسی زندگی سے تو یہ بہتر ہے کہ آدمی مر کر غبار ہو جائے۔ اے مرے پیارے! بتا کہ تُو کس طرح خوش ہوگا۔ نیک دن وہی ہوگا جب ہم تجھ پر نثار ہو جائیں۔ جس طرح لوگوں سے تُو دُور ہے، مَیں بھی لوگوں سے دُور ہوں۔ میرے دل کا کوئی بھی تو راز دار نہیں۔ اے خدا! مجھے ایک خارق عادت جوش اور تپش عطا فرما کہ جس سے مَیں دین کے غم میں دیوانہ وار ہو جاؤں۔ میرے دل میں ملّت کے لئے وہ آگ لگا دے کہ جس کے بے شمار شعلے ہر لحہ آسماں تک پہنچیں۔ اے خدا! تیرے لئے میرا ہر ذرّہ فدا ہو۔ مَیں اشکبار ہوں، تُو مجھے دین کی تازگی اور بہار دکھلا دے۔

اے دانائے راز! تُو ہماری خاکساری کو دیکھ۔ یہ کام تو تیرا کام ہے مگر ہم اب بیقرار ہو گئے ہیں۔ اِک کرم کرتے ہوئے تُو لوگوں کو قرآن کی ہدایت کی طرف پھیر دے۔ نیز انہیں کچھ سوچ و بچار کرنے کی توفیق عطا فرما۔

باغ مرجھایا ہوا تھا اور سب پھل گر گئے تھے۔ مَیں خدا کا فضل لایا ہوں تو پھر سے پھل پیدا ہوئے۔ مرہم عیسیٰ نے تو صرف عیسیٰ کو شفا دی تھی مگر میری مرہم سے ہر ملک اور شہر شفا پائے گا۔ احمدؐ کے دین پر ہر طرف سے گالیاں پڑ رہی تھیں۔ کیا تم قوموں کو اور اُن کے اِن حملوں کو نہیں دیکھتے؟ کونسی آنکھیں ہیں جو اِن حالات کو دیکھ کر نہیں روتیں۔ اور کون سے دل ہیں جو اس غم میں بیقرار نہیں ہیں۔ آج قوموں کے ہاتھ سے دین طمانچے کھا رہا ہے اور اسلام کا بلند مینار ایک تزلزل کی کیفیت میں ہے۔ کیا خدا کے عرش تک یہ مصیبت نہیں پہنچی؟ اور کیا دین کا یہ سورج اب غار کے نیچے چھپ جائے گا؟۔ اب اِس خادم یعنی مسیح موعودؑ اور شیطان میں ایک روحانی جنگ جاری ہے۔ یاربّ! اس سخت میدانِ جنگ کی وجہ سے دل گھٹا جا رہا ہے۔ اس جنگ کی خبر ہر زمانہ کے نبی نے دی تھی اور وہ سب اپنی دونوں اشکبار آنکھوں کے ساتھ اس کے لئے دعائیں کر گئے ہیں۔ اے خدا! مجھ کو تُو رحمت کے ساتھ شیطان پر فتح دے (اگرچہ) وہ اپنی بے شمار فوجیں اکٹھی کر رہا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ صفحہ ۹۷)

اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے لئے جو بہت ساری دعائیں کی ہیں۔ اُن میں سے چند اشعار کا ترجمہ آپ کے سامنے پیش ہے۔

اے قادر و توانا! ہم تجھ پر ایمان لاتے ہوئے تیرے در پر حاضر ہوئے ہیں۔ تُو ہمیں آفات سے بچا۔ جب سے ہم نے تجھے پہچانا ہے، ہمارا دل غیروں کی طرف سے غنی ہے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ اے میرے پیارے! تُو مجھ احقر کو بھی دور نہ کرنا کیونکہ اس دنیا کی زندگی سے تیرے حضور قربان ہو جانا زیادہ بہتر ہے۔

اللہ کی قسم! تیری خاطر غم برداشت کرنا ہر خوشی سے بہتر ہے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ تُو اِنہیں (یعنی میری روحانی اور جسمانی اولاد کو) خوش نصیب بنا اور انہیں دین اور دولت عطا فرما۔ اِن کی خود حفاظت فرما۔ اِن پر تیری رحمت نازل ہو۔ انہیں بھلائی، ہدایت اور عمر اور عزت عطا فرما۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔

اے میری پرورش کرنے والے! اِنہیں (یعنی میری اولاد کو) نیک نصیب بنا۔ یہ (دوسروں کے مقابلہ میں) بلند رُتبہ ہوں اور اِنہیں تاج اور افسری عطا فرما۔ تُو ہی ہمارا راہبر ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ تُو اِنہیں شیطان سے دور رکھنا اور اپنی پناہ میں رکھنا۔ ان کا دل نور سے اور دل خوشیوں سے بھر دے۔

مَیں تیرے قربان جاؤں۔ تُو اِن پر اپنی رحمت ضرور رکھنا۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ اے میرے باری تعالیٰ! میری ساری دعائیں قبول فرما۔ مَیں تیرے قربان جاؤں۔ تُو ہماری مدد فرما۔ ہم بھاری امید لے کر تیرے در پر حاضر ہوئے ہیں۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ تیرا بندہ محمودؔ، میرا لختِ جگر ہے۔ تُو اِس کو عمر اور دولت عطا فرما اور ہر قسم کا اندھیرا اِس سے دور فرما دے۔ اِس کا ہر دن بامراد اور ہر صبح پُرنور ہو۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔

اِس کے دو بھائی ہیں۔ بشیر احمد بھی تیرا ہے اور (اس کا) چھوٹا (بھائی) شریف بھی تیرا ہے۔ تُو اُنہیں بھی خوش و خرم رکھنا۔ اِن سب پر اپنا سب فضل نازل فرما۔ اور رحمتوں سے اِن کو معطر فرمادے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ یاربّ! یہ تینوں تیرے بندے ہیں۔ اِنہیں ہر گندگی سے بچا اور دنیا کے ہر قسم کے پھندوں سے اِن کو نجات دے۔ اِن کو ہمیشہ اچھی حالت میں رکھ اور انہیں تنگی اور پریشانی سے بچا۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔

اے میرے دل کے پیارے! اے ہمارے مہرباں!! اِن کے نام ستاروں کی طرح روشن فرمادے۔ ایسا فضل فرما کہ یہ سب نیک گوہر بن جائیں۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ اے میری جاں کے پیارے، اے دو جہانوں کے بادشاہ۔ ایسی مہربانی فرما کہ کوئی اِن کا ثانی نہ ہو۔ اِن کو ہمیشہ رہنے والی خوش نصیبی اور آسمانی فیض عطا فرما۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ میرے پیارے باری تعالیٰ، میں تجھ پر قربان جاؤں۔ میری ساری دعائیں قبول فرما اور اِنہیں اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھ۔ میری یہ عرض سن کر اِنہیں اپنی پناہ میں رکھنا۔ یہ دن ہماوے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔

اے واحد و بیمثال خدا! اے زمانے کے خالق!! میری دعائیں اور غلامانہ گزارشات قبول فرما۔ تینوں (بچے) تیرے حوالے کرتے ہوئے مَیں عرض کرتا ہوں کہ انہیں دین کے چاند بنادے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ میرا دل پریشانیوں کی وجہ سے اداس ہے۔ میری جان درد کی وجہ سے نکلنے کے قریب ہے۔ جو صبر کی طاقت مجھ میں تھی، اب وہ نہیں رہی۔ تُو سب جہانوں کا ربّ ہے، ہمیں ہر قسم کے غموں سے دور رکھنا۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ (میری) قبولیت کو بڑھادے اور اب فضل لے کے آ۔ ہر دکھ درد اور رنج سے بچا۔

اے میرے ربّ! میرے کام خود کردے اور (مجھے) کسی آزمائش میں نہ ڈال۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ تیرے یہ تینوں غلام، دنیا کے راہبر بنیں۔ یہ دنیا کے ہادی اور نور کے پیکر ہوں۔ یہ بادشاہوں کا مرجع بنیں اور روشن تر سورج ہوں۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ یہ صاحب وقار ہوں اور ملک کا فخر بنیں۔ یہ حق و صداقت پر جان نثار کرنے والے ہوں اور مولیٰ کے دوست بن جائیں۔ انہیں ہر پہلو سے ترقیات دیتا چلا جا اور یہ اِک سے ہزار ہو جائیں۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ (محمود کی آمین۔ مطبوعہ ۷؍ جون ۱۸۹۷ء)

اولاد کے لئے مزید دعائیں۔ یہاں بھی جسمانی اور روحانی دونوں اولاد مراد ہے۔

اے کریم! تُو اِن سے (یعنی میری اولاد سے) ہر شر دُور کردے۔ اے رحیم! تو انہیں نیک بنادے اور پھر انہیں لمبی عمریں بھی عطا فرما۔ جس نے اِن کو پڑھایا تو اُس پر بھی اپنا کرم فرما اور اُسے دین اور دنیا میں بہتر جزا دے۔ اِن کو نیک اور عقلمند بنادے اور اپنے کرم سے اِن پر بدی کی راہیں مسدود کردے۔

اے میرے خداوند! تُو انہیں ہدایت عطا فرمادے۔ کیونکہ (تیری) توفیق کے بغیر تو نصیحت بھی کام نہیں آتی۔ اے میرے مالک! تُو خود اِن کی پرورش فرما کہ ہماری عمر تو کچھ دیر کی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں۔ اے میرے ہادی! یہ سب تیرا اکرم ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے (میرے) دشمنوں کو رُسوا کردیا۔ اے میرے مولیٰ! میری یہ ایک دعا ہے اور تیری درگاہ میں نہایت عجز و بکا سے پیش ہے۔ جو کچھ میرے اس دل میں بھرا ہے وہ مجھے عطا فرمادے۔ میری زباں شرم و حیا کی وجہ سے اُسے بیان کرنے سے قاصر ہے۔

میری اولاد جو تیری عطا ہے۔ مَیں اُن میں سے ہر ایک کا نیک ہونا دیکھ لوں۔ تیری قدرت کے آگے کوئی روک نہیں ہے اس لئے جو کچھ تُو نے مجھے عطا کیا ہے، وہ سب کچھ اِنہیں بھی عطا فرما۔ انہیں ہر قسم کی گندگی سے نجات دے اور دوسروں کی غلامی سے انہیں بیزاری عطا فرمادے۔ اے خدا! انہیں فرخندگی عطا فرما اور یہ ہمیشہ خوشحال رہیں اور اُنہیں بُری زندگی سے بچا کر رکھنا۔ انہیں میری طرح دین کا مبلغ بنادے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دشمنوں کو رُسوا کردیا۔ ان کی پیشانیوں سے عظمت کے آثار ظاہر ہوں اور اِن کے گھروں کو دجال کے رُعب سے بچائے رکھ۔ ہر حال میں اِنہیں ہر قسم کے غموں سے بچا اور یہ دکھوں اور صدموں سے ضائع نہ ہو جائیں۔

اے میرے یگانہ! مَیں دعا کرتا ہوں کہ اِن پر رنجوں کا زمانہ نہ آئے۔ وہ (کبھی) تیرے آستانہ کو نہ چھوڑیں۔ اے میرے مولا! انہیں ہر وقت بچائے رکھنا۔ اے میرے ہادی! مجھے تجھ سے یہی امید ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دشمنوں کو رُسوا کردیا۔ (میری دعا ہے کہ) یہ بے بسی کا، مصیبت اور غم کا زمانہ نہ دیکھیں۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ جب میری واپسی کا وقت آئے تو مَیں اِن سب کا تقویٰ دیکھ لوں۔ (بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین۔ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے جو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے آپ نے لکھی ہے۔

میرے خدا! مجھ پر یہ تیرا عجب احسان ہے۔ اے میرے سلطاں! کس طرح تیرا شکر ادا کروں۔ تُو نے ذرّہ برابر بھی مجھ سے فرق نہیں رکھا۔ میرے اِس جسم کا ہر ذرّہ تجھ پر قربان ہو۔ الٰہی! سر سے پاؤں تک مجھ پر تیرے احسان ہیں۔ ہمیشہ تیرا فضل بارش کی طرح مجھ پر برسا ہے۔ تُو نے اِس عاجزہ کو چار لڑکے عطا فرمائے ہیں۔ یہ تیری عطا ہے اور تیرا نمایاں فضل ہے۔

اے میرے پیارے! تیرے احسانوں کو کیسے بیان کروں؟۔ میرے جاناں! مجھ پر تیرا بے حد کرم ہے۔ تُو نے مجھے تخت شاہی پر بٹھادیا ہے اور مجھ پر تیرا احساں دین اور دنیا دونوں پہلوؤں میں ہوا ہے۔ میرے پاس وہ زباں کہاں ہے! جس سے تیرا شکر ادا کرسکوں۔ کہ مَیں تو کچھ چیز ہی نہیں اور تیرا رحم بے شمار ہے۔ اپنے فضل سے مجھے ہر ایک آفت سے بچالے۔ ہم نے تیرا دامن اپنے ہاتھ میں صدقِ (دل) سے تھام رکھا ہے۔ اے پیارے! میری اولاد کو تُو ایسا کردے کہ وہ اپنی آنکھوں سے تیرا روشن چہرہ دیکھ لیں۔ اب مجھے زندگی میں اُن کی مصیبت نہ دکھا۔ میرے گناہ اور جو بھی تیری نافرمانی ہوئی ہو، وہ تُو بخش دے۔ ان پر یہ فضل کر کہ یہ اِس جہاں کے کیڑے نہ بنیں۔ ان میں سے ہر کوئی تیرا فرمانبردار کہلائے۔

میری یہ خواہش میری کسی تدبیر سے پوری نہیں ہوسکتی۔ یہ تو صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب سارا ساماں تیری طرف سے ہو۔ زمین و آسمان، دونوں میں تیری ہی بادشاہی ہے۔ ہر ایک چیز پر ہر آن تیرا ہی حکم چلتا ہے۔ میرے پیارے! جو صبر مجھ میں پہلے تھا، وہ اب نہیں رہا۔ تیرا نام رحمٰن ہے اس لئے تُو مجھے اب دکھوں سے بچالینا۔ اے میرے آقا! مجھے ہر وقت مصیبتوں سے بچانا۔ یہاں صرف تیرا حکم ہی چلتا ہے، یہ زمین بھی تیری ہے اور زمانہ بھی تیرا ہے۔

(اخبار "الحکم"۔ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۰ء)

اب دعاؤں کے متعلق اصولی تعلیم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سَیل ہے پر آخر کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی ہے اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کردیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنادیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا"۔ (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳)

❁❁❁......❁❁❁......❁❁❁